83997 ـ ہر تنگی اور مشکل کا سبب نماز ادا نہ کرنا

سوال

میں تئیس برس کی لڑکی ہوں، اور صراحت سے کہتی ہوں کہ میں نماز ادا نہیں کرتی، اور اگر نماز کے کھڑی بھی ہو جاؤں تو سب فرض ادا نہیں کرتی، اور گانے بھی سنتی ہوں، لیکن ـ اللہ گواہ ہے ـ یہ موضوع میرے لیے نفسیاتی مشکلات پیدا کررہا ہے، میں اللہ کی اطاعت کرنا چاہتی ہوں، میں اللہ سے ڈرتی ہوں، اور مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے، میرا رب اللہ وحدہ لا شریك ہے، اور میں حبیب مصطفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی سیرت سے محبت کرتی ہوں، اور سیرت کے قصے اور واقعات سن کر متاثر ہوتی ہوں. اللہ کے کرم سے میں اس برس عمرہ کے لیے بھی گئی اور مجھے اسکی بہت زیادہ خوشی ہے، لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ میں منکر ہوں، یا پھر میرے اور کافروں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ میں نماز ادا نہیں کرتی، میں نے پابندی سے نماز ادا کرنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن پتہ نہیں میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، یہ علم میں رہے کہ ایك لمبے عرصہ تك میں نے نماز بالکل ادا نہیں کی.
میں محسوس کرتی ہوں کہ میں بہت سارے دینی امور سے جاہل ہوں، اور یہ بھی شعور میں آتا ہے کہ اللہ تعالی میرا کوئی بھی عمل چاہے نماز ہو یا روزہ یا عمرہ یا کوئی بھی دینی معاملہ قبول نہیں فرمائیگا، اور لا محالہ میرا ٹھکانہ جہنم ہے، مجھے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو میرا ہاتھ تھام لے، مجھے نصیحت کرے، اور مجھے ضائع ہونے سے بچائے، اور جس حالت میں ہوں اس سے نکالے، میں اس حالت میں رہنا پسند نہیں کرتی!!
اس سے بھی بڑی ایك اور مشکل یہ ہے کہ: میں محسوس کرتی ہوں میں نے رمضان کا ایك بھی روزہ نہیں رکھا، حالانکہ روزے رکھنے میں کوئی چیز مانع بھی نہیں!!
صراحت سے کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے یہ یقینی علم نہیں کہ رمضان کے ایام تھے یا کہ شوال کے چھ روزے، ہمارے گھر میں ہر سال ان چھ ایام کے روزے رکھنے کی عادت ہے، تو مجھ پر امور خلط ملط ہو گئے ہیں، یہ مشکل مجھے اس وقت درپیش آئی جب میں اللہ سے دور تھی، مجھے علم ہے کہ جس نے بھی بغیرکسی عذر رمضان کا روزہ نہ رکھا اللہ تعالی اسکا روزہ قبول ہی نہیں کرتا، اور اس کے ذمہ کفار ہے، تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟
آپ سے گزارش ہے کہ میری مدد کریں، اور مجھے معلومات فراہم کریں، میں بہت زیادہ ناامید ہو چکی ہوں، اللہ تعالی اس عمل کو آپ کے میزان حسنات میں سے بنائے، ان شاء اللہ، اور اللہ تعالی سب مسلمانوں کی جانب سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

میری فاضلہ بہن سب سے پہلے تو آپ مشکل پیش آنے کی جگہ متعین کریں، اور پھر ا سکا علاج کریں، اور اگر آپ اس کی تحدید کے سلسلہ میں ہماری مدد چاہیں تو ہم یہ کہینگے کہ: مشکل تو آپ کے اپنے اندر ہے کسی دوسری چیز میں نہیں! اور دوسروں کی جانب سے پیش کردہ تعاون اس وقت تك فائدہ مند نہیں ہو سکتا جب تك آپ اپنے آپ کو نجات کی طرف نہ لے جائیں.

اور جو احساسات آپ نے سوال میں بیان کیے ہیں وہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ میں اصلاح اور استقامت کا مادہ موجود ہے، کیونکہ مومن شخص تو اپنا محاسبہ خود کرتا، اور اس کی ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے، اور لگتا ہے کہ آپ ایسا کر رہی ہیں.

اور پھر مومن شخص تو کمی و کوتاہی اور گناہوں سے ڈرتا رہتا ہے اور وہ اسے بہت بڑا پہاڑ سمجھتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر ہی نہ گر جائے اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کو اس کا بھی احساس ہے.

اور پھر مومن تو اپنے ایمان اور اسلام کے ساتھ بلند ہوتا ہے، اور اس عظیم دین کے ساتھ منسوب ہو کر سعادت و عزت حاصل کرتا ہے، اور اپنے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، آپ کی ای میل اس کی واضح دلیل ہے ؟!!

تو پھر تو پھر ان صفات کے ساتھ دین کے سب سے بڑے فرض نماز میں کمی و کوتاہی اور تقصیر کس طرح ہو گئی ؟! ہمارے پاس کی تاویل تو سوائے اس کے اور نہیں کہ نفس کے پیچھے چلنے اور اس پر کنٹرول میں کمزوری ہے، وگرنہ نماز کی ادائیگی میں نہ تو کوئی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے، اور نہ ہی کوئی مشقت، صرف چند منٹوں کے بندہ اپنے رب کے لیے خلوت اختیار کر کے اپنے رب سے مناجات کرتا اور اپنی حاجات پیش کرتا ہے، اور اس کے سامنے دنیا کا بوجھ رکھتا، اور اس کی رحمت اور اللہ کے شوق کی شکایت کرتا ہے.

تو اگر ہمارا نفس ان چند محدود منٹوں کی پابندی نہیں کرتا سکتا، تو پھر ہم اپنی زندگی میں کبھی بھی کامیابی کا گمان نہ کریں، کیونکہ نفس کو چلانے کے لیے عزم و حزم کی ضرورت ہے، اور ہم مسلمان ہیں اللہ تعالی نے ہماری طاقت سے زیادہ ہمیں مکلف نہیں کیا، بلکہ ہمیں ا سکا بھی مکلف نہیں کیا جو ہم پرمشقت کا باعث ہو، اللہ سبحانہ و تعالی تو پسند کرتا ہے کہ ہماری توبہ قبول کرے، اور ہمارے گناہوں کی ہم سے تخفیف کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تو تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تو تمہارے لیے وضاحت سے بیان کرنا چاہتا ہے، اور تمہیں تم سے پہلے (نیك) لوگوں کی راہ پر چلائے، اور تمہاری توبہ قبول کرے، اور اللہ تعالی جاننے والا حکمت والا ہے

اور اللہ تعالی چاہتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ قبول کرے، اور جو لوگ شہوات کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ

اللہ تعالی چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کردے، کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے النساء (26 ـ 28).

اور پھر نماز تو رحمت ہے جو اللہ تعالی نے اپنی جود و کرم سے ہم پر فرض کی ہے، جو شخص بھی نماز کی پابندی کرتا اور اس کی ادائیگی اس طرح کرتا ہے جس طرح حق ہے تو وہ اللہ تعالی کا فضل و کرم دیکھےگا جب اللہ نے یہ نماز ہم پر فرض کی، اور انسان کو یہ پتہ چلےگا کہ محروم تو وہ ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی سے تعلق قائم کرنے سےمحروم رکھا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز بہترین فریضہ ہے، جو شخص زیادہ ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ زیادہ ادا کرے "

اسے طبرانی نے (1 / 84) روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب (390) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

میری بہن آپ دیکھیں کہ اللہ تعالی نے نماز کے لیے طہارت فرض کرنے کے بعد کیا فرمایا ہے:

اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاك کرنا چاہتا ہے، اور تا کہ تم پراپنی نعمتیں پوری کرنا چاہتا ہے، تا کہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (6).

اور جس نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کی سیرت طیبہ سے آپ محبت کرتی ہیں، وہ تو یہ فرمایا کرتے تھے:

" نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈك بنائی گئی ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (3940) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التلخیص الحبیر (3 / 116) میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر کوئی مومن اپنے لیے اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ ان ساری خیر و برکات اور بھلائی سے محروم رہے ؟.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہائے افسوس و حسرت وقت کیسے بسر ہوتا ہے، اور عمر ختم ہوتی جاتی ہے، اور دل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس نے اس خوشبو کو سونگھا تك نہیں اور اسی طرح دنیا سے نکل گیا جس طرح آیا تھا، اور سب سے اچھی اور پاکیزہ چیز کو چکھا تك نہیں، بلکہ وہ اس دنیا میں جانوروں کی طرح رہا اور اس دنیا سے مفلسوں کی طرح چلا گیا، تو اس کی زندگی عجز والی زندگی تھی، اور اس کی موت غمگین تھی، اور ا سکا حشر میں اٹھنا حسرت و افسوس ہے.

اے اللہ تیری ہی تعریفات ہیں، اور تیری جانب ہی شکوہ و شکایت ہے، اور تو ہی مدد گار ہے، اور تجھ سے مدد حاصل کی جاتی ہے، اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اور تیرے علاوہ کوئی بھی طاقت دینے والا نہیں"

دیکھیں: طریق الھجرتین (327).

میں یہ کلام آپ کے سامنے اس لیے ذکر نہیں کر رہا کہ آپ جس نا امیدی کو محسوس کر رہی ہیں اس میں اضافہ ہو، بلکہ اس لیے ذکر کر رہا ہوں کہ تا کہ آپ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرنے کی کوشش و جدوجھد کریں، کیونکہ یہ تو فرائض میں سب سے آسان فرض کی ادائیگی میں آپ کی سستی و کاہلی کی بنا پر آپ کو پہنچی ہے، تو آپ نے یہ جان لیا کہ آپ اس کے علاوہ دوسرے فرائض کی ادائیگی سے تو زیادہ عاجز ہیں.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی زندگی کو اللہ کے متعلق نا امیدی کی زندگی مت بنائیں؛ اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی تو نا امیدوں کو پسند ہی نہیں کرتا:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے رب کی رحمت سے نا امید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں الحجر (56).

اور اللہ سبحانہ و تعالی اپنے ان بندوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کی رحمت اور اس کے فضل، اور اس کے کرم کی وسعت سے خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور غلطیوں کو معاف کرتا ہے.

بلکہ اللہ تعالی کا تو فرمان اس طرح ہے:

مگر وہ جو توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیاں نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو بھی توبہ کرے اور نیك اعمال کرے تو وہ

حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچا رجوع کرتا ہے الفرقان (70 ـ 71).

اور بعض حکماء تو یہ کہتے ہیں:

" امید تو عمل سے پیدا ہوتی ہے، اور شیطان نے تجھے جس نا امیدی کی حالت میں پھینك دیا ہے اس سے تو آپ اس وقت ہی نکل سکتے ہیں جب عمل شروع کرینگے، اور استقامت کا التزام کرنے کی کوشش کرینگے، چاہے ابتدا میں کچھ نقص و کمی بھی ہو "

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید مت ہو، یقینا اللہ کی رحمت سے نا امید وہی ہوتے جو کافر ہیں یوسف (87).

کیونکہ امید ہی تو ایك ایسی چیز ہے جو بندے امید والے کام پر عمل پیرا ہونے کی سعی وجدوجھد پیدا کرتی ہے، اور نا امیدی تو پیچھے رہنے اور سستی و کاہلی پیدا کرتی ہے، اور بندوں کے لیے امید کے لیے سب سے بہتر تو اللہ کا افضل و کرم اور ا سکا احسان، اور اس کی رحمت ہے جس کی امید رکھی جائے.

کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر ہی نا امید ہوتے ہیں؛ اس لیے کہ وہ ـ اپنے کفر کی بنا پر ـ اس کی رحمت سے دور کر دیے جاتے ہیں، اور اللہ کی رحمت بھی ان سے دور رہتی ہے، اس لیے آپ کفار سےمشابہت اختیار مت کریں، یہ اس کی دلیل ہے کہ بندے کے ایمان کے حساب سے اللہ کی رحمت کی امید ہوتی ہے "

ماخوذ از: تفسیر سعدی.

سب سے پہلی چیز جس کی آپ ابتدا کریں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندر بہت زیادہ ہمت پیدا کریں، اور نماز پابندی سے ادا کرنے کی حرص پیدا کریں، جس طرح آپ دوسرے دنیاوی امور مثلا کھانا پینا، اور پڑھائی اور شادی وغیرہ کی ہمت محسوس کرتی ہیں، کیونکہ ہر عمل سے قبل اہتمام اور سوچ کا ہونا ضروری ہے.

سلف میں سے بعض تو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے، حتی کہ ثابت البنانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے بیس برس تك نما زکی صعوبت اورمشقت برداشت کی، اور بیس برس تك اس سے نفع اٹھایا "

اور پھر صرف یہ اہتمام اور سوچ و فکر ہی کافی نہیں، بلکہ اہتمام اور فکر و سوچ کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی کے وسائل بھی پیدا کرنا ہونگے، اور آپ اپنے نفس کے ساتھ کس طرح حیلہ بازی کرتی ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے فرائض کا التزام نہ کرے، اور پھر انسان تو حسن اسلوب اختیار کرنے کی بہت زیادہ استطاعت و طاقت رکھتا ہے، جو اس کے

لیے ممد و معاون ثابت ہوتا ہے.

آپ اس بات کی حرص رکھیں کہ جب مؤذن کی آواز اللہ اکبر سنیں تو فورا اٹھ کر نماز ادا کریں، اور یہ شعور میں لائیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی تو اس دنیا سے بہت بڑا اور عظیم ہے جس میں آپ مشغول ہیں، پھر آپ اپنی نماز والی جگہ کھڑی ہو جائیں تاکہ وہ نماز ادا کریں جو اللہ تعالی نے آپ پر فرض کی ہے.

اور ہر نماز کے بعد وہ دعاء پڑھنی نہ بھولیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لیے ہمیں سکھائی ہے:

" اللھم أعِنّي على ذِكْرِك وشُكْرِك وحُسْنِ عِبادتِك "

اے اللہ میری مدد فرما تا کہ میں تیرا ذکر کر سکوں، اور تیرا شکر ادا کر سکوں، اور تا کہ اچھی طرح تیری عبادت کر سکوں "

آپ نے سوال میں یہ بیان کیا ہے کہ: آپ کا گھرانہ شوال کےچھ روزے رکھنے کی پابندی کرتا ہے، یہ اصلاح اور احسان کی علامت ہے، جو وقت پر نماز کی ادائیگی میں آپ کی ممد و معاون ثابت ہو گی، جب آپ دیکھیں گی کہ والدہ اور باقی بھائی بہن وقت پر نماز ادا کرتے ہیں تو آپ بھی ادا کریں، اور اس پر اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کریں.

کتنی ہی شکایئتیں ملتی ہیں کہ والدین اپنی اولاد کو نماز ادا نہ کرنے کی وجہ سے زدکوب کرتے ہیں، اس بنا پرمارتےہیں کہ وہ پردہ نہیں کرتیں، آپ پر تو اللہ کا کرم ہے کہ آپ کو ایسے گھر والے نصیب کیے ہیں جو اللہ کے تقوی میں آپ کے معاون ہیں.

آپ پابندی سے نماز ادا کرنے والیوں کو سہیلیاں بنائیں، اور ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں جو صراط مستقیم پر چلتی ہیں، اور ان سے نماز پابندی سے ادا کرنے میں معاونت طلب کریں، اور انہیں کہیں کہ وہ آپ کو نصیحت کرتی رہیں، یہ چیز سب سے بہتر ثابت ہو گی.

آخر میں یہ گزارش ہے کہ آپ معاصی و گناہوں سے اجتناب کریں کیونکہ یہ ہر بیماری کی اساس اور جڑ ہے، اور ایك معصیت دوسری معصیت و نافرمانی کو کھینچ لاتی ہے، تو اس طرح بہت ساری نافرمانیاں جمع ہو کر انسان کو ہلاك کر کے رکھ دیتی ہیں، تو پھر انسان نماز سے پیچھے ہٹنا اور سستی کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس کے نور و برکت سے محروم ہو جاتا ہے، اللہ تعالی سب کو سلام ت رکھے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" معاصی و نافرمانیاں اس طرح کی دوسری نافرمانیوں کو پیدا کرتی ہیں، حتی کہ بندے کے لیے انہیں چھوڑنا اور ان

سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے، جیسا کہ بعض سلف رحمہ اللہ کا کہنا ہے: نافرمانی اور برائی کی سزا یہ ہے کہ اس کے بعد اور برائی ہوتی ہے، اور نیکي کا اجروثواب یہ ہے کہ اس کے بعد اور نیکی کی جاتی ہے.

دیکھیں: الجواب الکافی (36).

دوم:

آپ کا رمضان کے روزوں کے متعلق سوال، اور یہ آپ کو شك ہے کہ آپ نے کچھ روزے بغیر کسی عذر کے ترك کیے ہیں، اس سلسلہ میں ہم آپ کو یہ کہینگے کہ:

ان شکوك کی جانب توجہ مت دیں، کیونکہ جب آپ کا ظن غالب یہ ہے کہ آپ نے یہ عبادت اپنے گھر والوں کے ساتھ بروقت ادا کی ہے، اور بری الذمہ ہونے کے لیے ظن غالب کافی ہے، اس کے بعد شك کا کوئی اعتبار نہیں.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" طواف اور سعی اور نماز مکمل کر لینے کے بعد شك کی طرف توجہ نہیں دی جائیگا؛ کیونکہ عبادت کا سلیم ہونا ظاہر ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 143).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اگر عبادت مکمل کر لینے کے بعد شك پیدا ہو تو وہ قابل التفات نہیں، جب تك کہ اس میں یقین پیدا نہ ہو جائے "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (14) سوال نمبر (746).

پھر یہ کہ بغیر کسی عذر کے روزے ترك کرنے سے نہ تو قضاء واجب ہوتی اور نہ ہی کفارہ واجب ہوتا ہے، بلکہ توبہ و استغفار کرنا واجب ہوتا ہے، جیسا کہ سوال نمبر (50067) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اجروثواب سے نوازے، اور آپ کے دل کو دین حق اور حق پر ثابت رکھے، اور آپ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .